روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ یکم فروری 2014ء ...... 1435 ہجری یکم تبلیغ 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 27

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے (۔) ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اس نے لیکھرام پر ظاہر کیا اور اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ خدا نے اس کی موت سے (۔) سچائی پر مہر لگا دی۔ غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے (۔) وہ دائمی راحت اور سرور جس کا فطرتاً انسان طالب ہے اور جس کے بغیر وہ جہنمی زندگی میں مبتلا ہے وہ کیونکر انسان کو حاصل ہوسکتا ہے جب تک اس کو اپنے ذاتی مشاہدہ سے یہ بھی خبر نہیں کہ خدا موجود بھی ہے اور کیونکر ایسی کتابوں سے جو محض قصوں کے رنگ میں ہیں وہ شیریں پھل مل سکتا ہے جو حقیقی معرفت کے نام سے موسوم ہے۔

اور یہ بھی ایک یقینی اور واقعی بات ہے کہ خدا کی راہ میں کوشش کرنے کے لئے امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے جو شخص ایک بند کوٹھے میں یہ خیال کر کے کہ اس میں اس کا ایک عزیز ضرور مخفی ہے آواز دیتا ہے اور آواز پر آواز مارتا ہے کہ اے عزیز! میں حاضر ہوں تو باہر نکل اور مجھ سے ملاقات کر اور اس کو کوئی جواب نہیں ملتا تب وہ خیال کرتا ہے کہ شاید وہ سوتا ہے اور اس کے دروازہ پر صبر کر کے بیٹھتا ہے یہاں تک کہ جو سونے کا وقت اندازہ کیا جاتا ہے وہ بھی گزر جاتا ہے بلکہ اس کوٹھی میں اس بات کے کچھ بھی آثار ظاہر نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی زندہ موجود ہے تب اس شخص کی امید آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے اور جب اندازہ اور تخمینہ سے وقت گزر جاتا ہے تب امید بکلی منقطع ہو جاتی ہے اور پھر وہ شخص اس دروازہ پر بیٹھنا لا حاصل جانتا ہے۔ اسی طرح جب انسان خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اور ایک عمر گزارنے کے بعد بھی اس طرف سے کوئی آواز نہیں آتی اور زندہ خدا کے کوئی آثار اس پر ظاہر نہیں ہوتے تب اس کی تمام امیدیں پاش پاش ہو جاتی ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ ترقی کرے تنزل کی طرف جھکتا ہے یہاں تک کہ ایک دن دہریوں کے رنگ میں ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ مبارک وہی کتاب ہے کہ جو اپنے تازہ نشانوں سے امید کو دن بدن بڑھاتی ہے اور خدا کے ملنے کے آثار ظاہر کرتی ہے۔

(چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 308)

خوشبو کی تھیلی

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا:۔

قرآن سیکھو، پڑھو اور پڑھاؤ کیونکہ جس نے قرآن سیکھ کر پڑھا نیز اس کے ساتھ رات کو قیام کیا، اس کی مثال کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہو اور جو قرآن کریم سیکھ کر اس حالت میں سو یا رہا کہ قرآن اس کے سینے میں ہے اس کی مثال کستوری کی اس تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ ڈوری سے بندھا ہوا ہو۔

(جامع الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل سورة البقرة و آیة الکرسی حدیث نمبر 2801)

بیش قیمت خزانہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”حضرت مسیح موعود خدا کی طرف سے آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں؟ تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلے میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔ **ہماری کتابیں کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کی تشریحیں ہیں۔**“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء صفحہ 39)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com)5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

سوالات از اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان فرمودہ 29 دسمبر 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت لوگوں کی عملی اور اخلاقی حالت کو حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں بیان کریں؟

س: حضور انور نے صحابہ رسولؐ کی ایمان لانے سے پہلے اور بعد کی ایمانی حالت کو کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے سورۃ جمعہ آیت 4 کے کیا معنی بیان فرمائے؟

س: حضرت مسیح موعود نے تیرہ سو برس بعد آنحضرتؐ کے کس معجزہ کے ظہور کا ذکر فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے آخری زمانہ میں پوری ہونے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کن پیشگوئیوں کا مزید تذکر فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کی تکالیف اور ان کی ایمانی کیفیت کو بیان کریں؟

س: حضور انور نے اس بیان پر کہ ''اپنا دین چھوڑو نہیں اور کسی کا دین چھیڑو نہیں'' کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی کے لئے کس ذریعہ کا ذکر فرمایا؟

س: حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کس طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے؟

س: حضرت مسیح موعود نے دعوت الی اللہ کے ضمن میں کس امر کو بہت زیادہ مفید بیان فرمایا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود کے ساتھی مکرم نیک محمد صاحب کا قبول حق کا واقعہ بیان کریں؟

س: مکرم توفیق صاحب میسی ڈونبین نے کس رؤیا کی بنا پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی؟

س: مکرم کمال الدین صاحب مقیم یونان نے اپنی قبولیت احمدیت کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: مکرم احمد بکیرہ صاحب جن کا تعلق ایک عرب ملک سے ہے کس خواب کی بنا پر جماعت میں شامل ہوئے؟

س: مالی کے امیر صاحب نے بماکو شہر کے ٹیلر ماسٹر کی قبولیت احمدیت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

س: صدر جماعت ترکمانستان کے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کریں؟

س: غانا کے گاؤں میں امام بیت الذکر نے کس طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

س: کانگو کے ایک نومبائع کا قبول حق کا واقعہ بیان کریں؟

س: ایک مصری نومبائع نے احمدیت کس طرح قبول کی؟

س: حضور انور نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے کس فرمان کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی تاکید فرمائی؟

خطبہ جمعہ 3 جنوری 2014ء

س: حضور انور نے نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے احباب جماعت کو کیا نصائح فرمائیں؟

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاری رکھنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

س: جماعتی عہدیداران کے لئے کیا نصائح بیان ہوئی ہیں؟

س: حضور انور نے نظام جماعت کی ذمہ داریوں کو کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

س: گزشتہ سال حضور انور نے کن ممالک کے دورے کئے اور کتنے افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا؟

س: ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعہ سال 2013ء میں کتنے افراد تک پیغام پہنچا؟

س: نائیجر کے ایک نئے احمدی ہونے والے گاؤں کے واقعہ کی کیا تفصیل بیان ہوئی؟

س: بینن کے ایک گاؤں میں ایک شخص کی جماعتی مخالفت کے سبب کس طرح پورے گاؤں نے دین حق قبول کیا؟

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کس بات کی طرف خاص توجہ دلائی؟

س: چندے کی ادائیگی کے حوالہ سے گنی کناکری کے ایک احمدی کا ایمان افروز واقعہ درج کریں؟

س: گیمبیا کی ایک نومبائعہ نے چندے کی برکت کا کس طرح مشاہدہ کیا؟

س: حضور انور نے بینن کی ایک خاتون جو مالی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی ہیں کے کس واقعہ کا ذکر فرمایا؟

س: مالی قربانی کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

س: حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

س: چندہ وقف جدید کی قربانی میں پوزیشنز حاصل کرنے والے ممالک کی تفصیل بیان کریں؟

س: فی کس ادائیگی کے مطابق کون سے ممالک نے پوزیشنز حاصل کیں؟

س: وقف جدید میں شاملین کی تعداد کتنی ہے نیز شاملین کی تعداد میں اضافے کے اعتبار سے کون سے ممالک سرفہرست ہیں؟

س: پاکستان میں چندہ وقف جدید کی قربانی کے لحاظ سے پہلی تین جماعتیں کون سی ہیں؟

س: خطبہ کے آخر میں حضور انور نے کس مخلص افریقن امریکن احمدی کی وفات کا ذکر فرمایا؟

خطبہ جمعہ 10 جنوری 2014ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

س: کیا حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا تھا اس بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے عمل اور ایمان کا کیا تعلق بیان فرمایا؟

س: ہم کس صورت میں حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں؟

س: حضور انور نے اچھائی کی نسبت برائی کے پھیلنے کی شرح تیز ہونے کی کیا وجہ بیان فرمائی اور اس ضمن میں کون سی مثال پیش فرمائی؟

س: حضرت مصلح موعود نے عملی اصلاح کے لئے کن تین قوتوں کو ضروری قرار دیا؟

س: قوت ارادی مضبوط ہونے کے باوجود نتائج صحیح کیوں نہیں نکلتے حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا حوالہ دیتے ہوئے اس کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

س: ''ارادہ اور عمل علم کے مطابق چلتے ہیں'' کے حوالہ سے حضور انور نے کیا تفصیل فرمائی؟

س: حضور انور نے قوت موازنہ کی کیا تفصیل فرمائی؟

س: حضور انور نے بیرون ملک قیام کی درخواست دینے والوں کو کیا نصائح فرمائیں؟

س: ہمیں اپنی قوت ارادی کو کس طرح کا بنانا ہوگا؟

س: حضرت مصلح موعود نے قوت عملیہ کی کمزوری کی کتنی اقسام بیان فرمائیں اور ان کی اصلاح کا کیا طریق بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے عملی اصلاح کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کے کن ارشادات پر روشنی ڈالی؟

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کی وفات کا تذکرہ فرمایا؟

بسلسلہ اردو زبان

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تلفظ	معانی
کرشمہ	کَرِشْمَہ	معجزہ، کرامت
کرشمہ خدائی	کَرِشْمَۂِ خُدَائِیْ	خدا کا اعجاز
کرموں کا پھل	کَرْموں کا پھل	اعمال کا صلہ
کرم شب چراغ	کِرْمِ شَبْ چَرَاغْ	جگنو
کڑا ڈالنا	کَڑَا ڈَالْنَا	دائرہ کھینچنا، حلقہ بنانا
کس	کَسْ	آدمی، شخص، فرد، کوئی، طاقت، زہد، بل
کسمپرسی	کَسْمَپُرْسِیْ	بے کسی، بے آسرا ہونا، وہ حالت جس میں کوئی پرسان حال نہ ہو
کسر صلیب	کَسْرِ صَلِیْب	صلیب کا توڑنا
کسوف خسوف	کُسُوْف خُسُوْف	سورج اور چاند گرہن
کشاں کشاں	کَشَاں کَشَاں	کھنچتے ہوئے، بے اختیاری سے
کشائش	کُشَائِشْ	کشادگی، فراخی، خوشحالی، آسودگی
کشف	کَشْفْ	انکشاف، رؤیا یا الہام کے ذریعہ پوشیدہ چیزوں کا جاننا انکشاف کرنا
کف لسان	کَفِّ لِسَانْ	زبان کو روکنا، دم بخود ہونا، چپ
کفارہ	کَفَّارَہ	تلافی، بدلہ، عوض، گناہ دھو دینے والا عمل۔ عیسائیوں کا عقیدہ جس کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام گناہ گاروں کی طرف سے خود صلیبی موت قبول کی جس کی وجہ سے گناہ کی سزا انسانوں سے ختم کردی گئی۔
کلجگ	کَلْجُگْ	آخری زمانہ، برا زمانہ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب

خلافت اولیٰ میں وقف کی تحریک اور ابتدائی واعظین

حضرت مسیح موعود نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جانی و مالی قربانی کو آپس میں لازم و ملزوم ٹھہرایا۔آپ نے چندوں کے ساتھ ساتھ زندگیاں وقف کرنے پر بھی زور دیا۔آپ نے فرمایا

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کردے۔ (ملفوظات جلد2 صفحہ 100)

پس حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہنا ہر سعادت مند احمدی کا اولین فرض ہے کہ دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہونا سب سے بڑا اعزاز، سب سے بڑی سب سے اعلیٰ اور سب سے ارفع خوبی ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جو اس سعادت دارین سے بہرہ مند ہوتا ہے ہمارے سلسلہ کی بنیاد اشاعت دین پر رکھی گئی ہے دین حق کی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دینا ہمارا نصب العین ہے جب تک ہماری جماعت کا ہر بچہ ہر بوڑھا اور ہر مرد اور ہر عورت اور ہر چھوٹا اور بڑا اپنے دل کو اس یقین سے لبریز نہ کرے گا کہ جو کچھ ہے وہ دین ہی ہے اس وقت تک ہم اس نصب العین کو حاصل کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کے قابل نہ ہوسکیں گے۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب فانی فی اللہ وجود تھے آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا

''جب سے میں اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں مامور کیا گیا ہوں اور حیی و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن چلاّتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب! میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا اور حقیر ہوں پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے درپے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے۔ جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرف نورالدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نصب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ (۔) سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 صفحہ 581 تا582)

آپ کے بابرکت وجود سے جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا آغاز ہوا 27 مئی 1908ء کو قادیان دارالامان میں آپ کو خدا تعالیٰ نے خلعت خلافت سے نوازا تقریباً چھ سال تک آپ کا دور خلافت رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دل میں خلافت کے ابتدائی ایام میں ہی یہ تحریک اٹھی کہ حضرت مسیح موعود کی یادگار میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے جس میں واعظین ...... تیار کئے جائیں 1905ء میں ایک شاخ دینیات مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ قائم تھی مگر اس کی حالت نہایت درجہ ناقص تھی لہٰذا خلیفہ اول کے حکم سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، حضرت نواب محمد علی صاحب اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے یہ تجویز پوری جماعت کے سامنے رکھی اور بتایا کہ اعلیٰ پیمانہ پر مدرسہ چلانے کے لئے عمدہ مکان اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔ یہ مدرسہ دنیا میں اشاعت حق کا ایک بڑا ذریعہ ہوگا اور حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان یادگار بھی ہوگا لہٰذا دوستوں کو اس کے لئے پوری پوری مالی قربانی کرنا چاہئے۔ نیز لکھا کہ اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں...... اور قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے گی تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 215 تا216)

جماعت احمدیہ میں وقف زندگی کی باقاعدہ منظّم تحریک کا آغاز خلافت ثانیہ میں ہوا تاہم خلافت اولیٰ میں بعض اندرونی جماعتوں میں اور بعض بیرونی ممالک میں باقاعدہ واعظین کا تقرر عمل میں آیا۔

حضرت خلیفہ اول کی اجازت سے انجمن نے سب سے پہلے شیخ غلام احمد صاحب کو اور بعد ازاں مولوی محمد علی سیالکوٹی، حافظ غلام رسول وزیرآبادی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو واعظ مقرر کیا اس کے بعد بعض اور واعظ مثلاً الہٰ دین صاحب فلاسفر بھی مقرر ہوئے۔

اولین واعظ کے تقرر کے حالات ذرا تفصیل سے بیان کرنا موجب دلچسپی ہوگا۔حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے صدر انجمن میں درخواست بھیجی کہ ان کو واعظ مقرر کیا جائے صدر انجمن نے اپنے اجلاس منعقدہ 30 مئی 1908ء میں فیصلہ کیا کہ چونکہ تقرر واعظین حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ میں ہے اس لئے شیخ یعقوب علی صاحب کو لکھا جائے کہ وہ تحریری درخواست حضرت امام جماعت کی خدمت میں بھیج دیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے منظوری دیتے ہوئے فرمایا کہ بڑے شہروں کی نسبت چھوٹے دیہات میں جانا چاہئے اور تھوڑا تھوڑا دو دو تین تین میل کا سفر روزانہ کریں اور اسباب اٹھانے کے لئے ان کے پاس آدمی ہو، گاؤں کے لوگ مدد کر سکتے ہوں یا ٹٹو کرلیا کریں مطلب یہ کہ گاؤں کے لوگوں کو توحید کی آواز پہنچ جائے اور موسم سرما کی ابتداء تک اس طرح آپ ایک ضلع کو ختم کرسکتے ہیں۔

(اخبار بدر 30 جولائی 1908ء صفحہ 1)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب یکم اگست 1908ء سے دعوت الی اللہ کے لئے روانہ ہوئے تھے اور اس پہلے دورہ میں امرتسر سے حیدرآباد تک جانے کا پروگرام تھا ان کے گھر کے اخراجات نواب محمد علی خانصاحب نے برداشت کئے اور سفر خرچ انجمن کی طرف سے ملا۔شیخ صاحب کے بعد محمد علی صاحب کا تقرر عمل میں آیا آپ پنجابی زبان کے مشہور شاعر بھی تھے۔ان کو ابتداء جموں، پونچھ، وزیرآباد، گوجرانوالہ وغیرہ کے شہروں اور دیہات میں بھیجا گیا۔ان ابتدائی واعظین کے فرائض میں چندہ کی فراہمی اور نئی انجمنوں کا قیام بھی ہوتا تھا حافظ غلام رسول وزیرآبادی بھی اولین واقفین میں سے تھے۔آپ پنجابی زبان کے بڑے عمدہ واعظ تھے اور زبان میں بڑی تاثیر تھی اس زمانہ میں حافظ صاحب نے بڑا کام کیا۔حضرت مولانا صاحب کا تقرر حضرت خلیفہ اول کے حکم سے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوا جہاں آپ نے سلسلہ کی دھاک بٹھا دی علاوہ ازیں خلافت اولیٰ کے عہد میں آپ نے ملک کے طول وعرض میں بے شمار تقریریں کیں بڑے بڑے معرکۃ الآراء مباحثے کئے اور متعدد جماعتیں قائم کیں۔

الہٰ دین صاحب فلاسفر کو دیہات کے لئے واعظ مقرر کرنے سے پہلے حضرت خلیفہ اول کے ارشاد سے مفتی محمد صادق صاحب کی موجودگی میں لیکچر کرایا گیا چنانچہ فلاسفر صاحب کافی عرصہ تک دیہات میں اپنے علم وفن کے مطابق یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

یہ تو فقط انجمن کے تحت چند واعظوں کے نام ہیں ورنہ جلسوں اور مباحثوں میں حصہ لینے والے کئی مقررین اور واعظین خدا کے فضل سے نمایاں خدمت دین کرتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ 230 تا232)

اس طرح بیرون ملک انگلستان میں باقاعدہ پہلا مربی سلسلہ خلافت اولیٰ کے عہد مبارک میں بھیجا گیا۔ 1912ء میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال عربی میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کر کے اپنے عہد وقف زندگی کے مطابق قادیان تشریف لائے اسی زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے تحریک فرمائی ہمیں لندن کے لئے ایک (مربی) کی ضرورت ہے اس پر حضرت چوہدری صاحب اور حضرت مولوی محمد دین صاحب نے اپنا نام پیش کیا آپ کے کرایہ کے لئے حضرت میر ناصر نواب صاحب نے -/105 روپے اور حضرت صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے انصاراللہ کے چندہ جو ممالک غیر میں (دعوت الی اللہ) کے لئے جمع تھا اس میں سے -/300 روپے دیئے۔بعض اور دوستوں نے بھی چندہ دیا۔مگر پوری رقم -/700 روپے سے کم رہی اس طرح -/105 روپے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حکم پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے تھے۔انہیں میں سے -/150 روپے کی ضروری کتابیں مثلاً بخاری و مسلم وغیرہ خریدیں۔کوئی نیا جوڑا نہیں بنایا اسی حالت میں قادیان سے روانہ ہوکر 25 جولائی 1913ء کو لندن تشریف لائے اور 11/ اگست 1913ء کو ووکنگ چلے گئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر آپ ووکنگ سے لندن تشریف لے گئے اور اللہ کے فضل سے سب سے پہلا احمدیہ مشن قائم فرمایا۔ جو آج تک نہایت کامیابی سے چل رہا ہے اور اب تو اسے خلافت احمدیہ کا مرکز بننے کی سعادت حاصل ہے۔

نماز ضائع نہ کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''نماز ہر ایک حیثیت کے آدمی کو دن میں پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کرے اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو ابھی قبول کرلیوے اسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اسی سیکنڈ میں کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہوجاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع علیم خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دے دیوے فرمایا بڑی تضرع سے دعا کریں ناامید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اور اگر اسی طرح کرے تو اس راحت کو جلدی دیکھ لے گا اور خدا تعالیٰ کے اور فضل بھی شامل حال ہوں گے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 681,682)

اردو ترجمہ: زکریا ورک صاحب

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی خودنوشت کہانی

بے مقصد زندگی، قبول احمدیت اور پہلے انگریز احمدی مربی تک

☆☆☆☆☆

لائف اسکیچ از قلم بشیر احمد آرچرڈ، دی مسلم ہیرالڈ لندن، اپریل 1982ء

ڈیوان Devon شہر کے جنوبی ساحل پر واقع ٹورکوئے Torquay چھٹیاں منانے کا دلربا مقام ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اس دنیا میں میری آمد 26/اپریل 1920ء کو ہوئی تھی۔ میرے والد ڈاکٹر تھے اور شادی سے قبل میری والدہ نرس تھیں۔ آبادی کی مختلف طبقات میں تقسیم آج کی نسبت زیادہ تھی۔ میرے والدین کا تعلق مڈل کلاس کے اونچے درجے کا تھا۔ میرے دادا بھی ڈاکٹر تھے جبکہ میرے نانا جان ایڈمرل تھے۔ اپنے دادا یا نانا میں سے میں صرف اپنی نانی جان کو جانتا تھا جن کی رحلت اس وقت ہوئی جب میں ابھی نوجوان لڑکا تھا۔

میرے دو بڑے بھائی تھے لیکن بہن کوئی نہیں تھی۔ سب سے بڑا بھائی تین سال بڑا تھا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران بے وقت لقمہ اجل بن گیا جب اس کا بحری جہاز جس پر وہ فائز تھا بحیرہ روم میں دشمن کی کارروائی سے غرقاب ہوگیا۔ دوسرا بھائی جس کا رجحان بچپن ہی سے مذہب کی طرف تھا (اور اس وقت رومن کیتھولک پادری ہے)، اپنی وسط عمر کے وقت چرچ آف انگلینڈ کا پروٹسٹنٹ پادری تھا لیکن بعد میں اپنے پیشہ سے رخصت لینے پر مجبور ہوگیا۔ اس کے بعد اس میں پادری بننے کی خواہش نے دوبارہ جوش مارا اور وہ روم چلا گیا تاکہ وہاں رومن کیتھولک چرچ میں پادری بننے کیلئے مطالعہ کرسکے اور تربیت حاصل کرسکے۔ میرے بھائی کی تبدیلی مذہب کے بعد میری والدہ بھی جلد ہی رومن کیتھولک مذہب کی آغوش میں چلی گئیں۔ تمام زندگی وہ نہایت مذہبی رہیں اور چرچ باقاعدگی کے ساتھ جایا کرتی تھیں۔ تاہم میرے والد کو مذہب سے کوئی سروکار نہ تھا۔ میری ایک خالہ چین میں چالیس سال تک مشنری رہی تھیں اور میرے بھائی کے چرچ آف انگلینڈ کا پادری بننے میں ان کا بڑا ہاتھ تھا۔

جب میں تین سال کی عمر کا تھا تو میرے والد نے پہاڑ پر ایک مکان خرید لیا جہاں سے ٹورکوئے کا دلکش منظر خوب ہوسکتا تھا۔ یہ علاقہ مضافات کی حد پر اس مقام پر تھا جو بارٹن کراس Barton Cross کہلاتا تھا۔ میں کھیتوں اور کھلیانوں میں گھوم پھر کر محظوظ ہوا کرتا اور بہت سارے ساحل سمندر Beaches کا پتہ لگا لیا جو زیادہ دور نہیں تھے۔ میں یہاں پھل اور میوے اکٹھا کرنے میں لطف اندوز ہوتا تھا۔ جب موسم ہوتا تو میں صبح کے وقت جلد بیدار ہوجاتا اور کھمبیاں (مش رومز) لینے کیلئے کھیتوں میں گھومتا پھرتا قبل اس کے کہ دوسرے لوگ اسی مقصد کی خاطر عین اس مقام پر پہنچتے۔ یہ سہانے ایام مجھ میں زندہ یادوں کی طرح موجزن ہیں۔

میرا بھائی اور میں ونچیسٹر لاج Winchester Lodge سکول تعلیم کیلئے داخل ہوئے۔ سکول کا ہیڈ ماسٹر کرکٹ کا شوقین کھلاڑی تھا جو ولٹشائر Wiltshire ٹیم کیلئے کھیلتا تھا۔ میں کرکٹ اور فٹ بال دونوں ٹیموں میں شامل تھا۔ جوں جوں ہم عمر میں بڑھتے گئے ایک ایک کرکے سکول سے فارغ ہوتے گئے۔ اس کے بعد ہم مانکٹن کومبی پبلک سکول Moncton Comby P.S. میں داخل ہوگئے جو باتھ شہر کے مضافات میں مشہور سکول تھا۔ سولہ سال کی عمر میں بغیر کسی سرٹیفکیٹ کے حاصل کئے سکول چھوڑ دیا۔ ایک بار میں نے والد سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں یہ سوچ کر کہ والد محترم یہ سن کر خوش ہوں گے کہ میں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فوراً مجھے جھڑک دیا اور کہا کہ میں کبھی بھی ڈاکٹر نہیں بن سکوں گا کیونکہ مجھ میں سخت جان مطالعہ کی قدرتی اہلیت کا فقدان ہے۔

گرمیوں کی سکول کی معینہ مدت ختم ہونے پر 1936ء میں سکول سے فارغ ہوگیا۔ سکول کی آخری معینہ مدت میں میری والدہ کو والد سے قانونی علیحدگی حاصل ہوگئی اور انہوں نے عارضی رہائش گاہ باتھ Bath شہر میں حاصل کرلی۔ بعدہٗ وہ برسٹل Bristol میں قیام پذیر ہوگئیں۔ میرے سامنے کوئی مقصد حیات نہیں تھا اور نہ ہی کوئی بہتر کام کرنے کو تھا اس لئے میں نے آرمی کی شمولیت اختیار کرلی حالانکہ میں اٹھارہ سال سے کم عمر کا تھا جو کہ داخلے کی کم سے کم عمر تھی۔ میری رجمنٹ کا نام سمرسٹ لائٹ انفنٹری تھا اور میری تنخواہ دو شلنگ (دس پینس) یومیہ تھی۔ یہ زندگی مشکل تھی کیونکہ میں یہاں ہم مزاج رفاقت نہ پاسکا کیونکہ میری پرورش اس سے برتر تہذیب یافتہ گھرانے میں ہوئی تھی۔ میں نے سات سال کے معاہدہ پر دستخط کئے تھے لیکن دوسرے سال کے اختتام پر میں نے والد محترم کو لکھا کہ وہ میرا ڈسچارج خرید لیں کیونکہ میری ملازمت ختم کرنے کا یہی ایک طریق تھا۔ انہوں نے فوراً مجھے 35 پاؤنڈ کا چیک بھیج دیا اور کچھ ہی دنوں بعد میں واپس اپنے گھر والدہ کے پاس تھا۔

ایسا لگتا ہے کہ میرے دل میں آرمی کیلئے ابھی تک کچھ وابستگی اور رمق باقی تھی۔ جلد ہی میں نے رائل آرمی میڈیکل کارپس کے Territorial Unit میں شمولیت اختیار کرلی۔ اس زمانے میں ٹیری ٹوریل یونٹ میں پارٹ ٹائم فوجی ہوتے تھے جن کو ہفتہ میں ایک شام سے زیادہ فوجی تربیت درکار نہیں ہوتی تھی۔

افق پر اس وقت جنگ کے آثار امڈ رہے تھے اور 3 ستمبر 1939ء کو برطانیہ نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کردیا۔ میرے یونٹ کو فوراً حرکت میں لایا گیا اور ایک بار پھر فل ٹائم سپاہی بن گیا۔ ہمیں پہلے فرانس بھیجا گیا اور اس کے بعد بیلجیئم منتقل کر دیا گیا۔ جرمن حملے نے ہمیں ڈنکرک Dunkirk کے ساحل سمندر پر پہنچا دیا جہاں غیر ملک میں لڑنے والی برطانوی فوج Expeditionary Force کے بچے کھچے شکست خوردہ فوجیوں کو برٹش چینل کے ذریعہ واپس برطانیہ پہنچا دیا گیا۔ مجھے ایک کشتی پر سوار ہونا یاد ہے جو تھکے ماندے پریشان حال فوجیوں سے بری طرح بھری ہوئی تھی۔ مجھ پر نیند کا غلبہ آگیا اور جب آنکھ کھلی تو کشتی ڈوور Dover کی بندرگاہ میں داخل ہو رہی تھی۔ یہاں ریلیف آرگنائزیشنز چائے اور ریفرشمنٹ تقسیم کررہی تھیں جس کے بعد ہمیں ویلز Wales ٹرین کے ذریعہ روانہ کردیا گیا جہاں ہمارا استقبال ہیروز نہ کہ جنگی قیدیوں کے طور پر کیا گیا۔ ہمیں مقامی جیل کی بند کوٹھریوں میں ٹھہرایا گیا تھا۔

انڈین آرمی میں کمیشن کیلئے میں نے 1941ء میں درخواست دی۔ مجھے کئی ایک انٹرویوز دینے پڑے اور آخرکار مجھے آفیسر کیڈٹ کے طور منتخب کر لیا گیا۔ 1942ء میں دیگر کیڈٹس کے دستہ کے ہمراہ ہندوستان بحری جہاز سے روانہ ہوگیا۔ ہمارے بحری بیڑے میں دوسرے جہاز بھی تھے چنانچہ ہندوستان پہنچنے میں دو ماہ لگ گئے۔ ہماری آخری منزل بنگلور تھی جہاں چھ ماہ کی تربیت کے بعد ہمیں ہماری رجمنٹوں میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ کے بھیج دیا گیا۔ میں ڈوگرہ رجمنٹ میں شامل ہوا جو جالندھر میں مقیم تھی۔ بعد میں مجھے انڈین آرمی آرڈی نینس کارپس میں منتقل کردیا گیا۔ آسام اور برما میں سروس کے دوران کافی عرصہ گزارا۔ منی پور میں کوہیما کا محاصرہ شاید ناقابل فراموش تھا جو کہ آسام و برما کی سرحد کے قریب ہے۔ درختوں سے بھرپور ایک پہاڑ پر میں اس فوج کا حصہ تھا جس کا محاصرہ ہر طرف سے جاپانیوں نے کیا ہوا تھا۔ دو ہفتوں تک ہم پر تابڑ توڑ حملے کئے گئے اور بمباری کی گئی جس دوران برٹش فوجیوں نے اس محاصرہ کو توڑا اور ہماری جان بچائی۔ ہمیں سپلائیز پیراشوٹ کے ذریعہ پہنچائی جاتی تھیں۔ ایک موقعہ پر میں بہت خوش قسمت تھا کہ جان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھا۔ ہم خندقوں میں تھے۔ ایک سینئر آفیسر کے حکم پر مجھے وہاں سے دور بلایا گیا۔ اس دوران خندق پر گولا عین اس مقام پر گرا جہاں سے میں گیا تھا۔ دو سپاہی جو میرے بہت قریب تھے لقمہ اجل بن گئے۔

جس واقعہ کا اوپر ذکر کیا گیا 1944ء میں وقوع پذیر ہوا تھا جب میرے اندر گہرے روحانی میلانات نے بیدار ہونا شروع کیا تھا۔ عیسائیت نے کبھی بھی مجھے متاثر نہیں کیا تھا۔ البتہ میں ہندو لٹریچر سے مسحور ہوا تھا بلکہ میرا قریبی دوست برہمن تھا۔ ابھی تک میں اسلام کی طرف کسی رنگ میں متاثر نہیں ہوا تھا اگرچہ پنڈت نہرو کی کتاب Glimpses of World History میں مغل بادشاہوں کے حالات زندگی میں دلچسپی سے پڑھتا تھا۔

اس وقت تک زندگی میں میری دلچسپیاں وہی تھیں جو عام طور پر نوجوانوں کی ہوا کرتی ہیں۔ سولہ سال کی عمر میں مکمل طور پر شراب نوش کرنے والا اور سگریٹ نوش بن چکا تھا۔ جوئے بازی تو میرے خون میں شامل تھی۔ جب اٹھارہ سال کا ہوا تو مجھ پر ڈانسنگ کا جنون سوار ہوگیا اس لئے اکثر سینما اور تھیٹر جانا پسند کرتا تھا۔ اگرچہ اسلام میں سگریٹ نوشی حرام نہیں قرار دی گئی اور کم درجے کی بدی سمجھی جاتی ہے لیکن تمام بری عادتوں میں سے اس کو چھوڑنا میرے لئے سب سے مشکل ٹھہرا تھا۔ تاہم اس مکروہ عادت سے چھٹکارا پانے کے بعد میرے لئے ان گنت طبعی اور روحانی فائدے تھے۔

روشنی طبع

میرا آرمی یونٹ امفال کے قریب کیمپ تھا جو کہ برما بارڈر کے پاس فرنٹیئر پوسٹ تھی۔ ایک احمدی حوالدار کلرک (سارجنٹ) جو میری یونٹ میں ملازم تھا جملہ وجوہات کی بناء پر جو اس کو ہی معلوم تھیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ شاید میں موزوں شخص تھا جس کو (دین) کا تعارف کرایا جائے۔ اس کا نام عبدالرحمٰن دہلوی تھا۔ اسی یونٹ کے ساتھ اور بھی برطانوی فوجی متعین تھے لیکن جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے اس نے کسی اور کو اپروچ نہیں کیا تھا۔ فطری طور پر اس کو حکمت عملی سے کام لینا تھا اس امر کے پیش نظر کہ میں ایک کمیشنڈ آفیسر (لیفٹیننٹ) تھا جس کے ساتھ مذہب پر آزادانہ طور پر گفتگو کرنا یا پرچار کرنا نارمل نہیں تھا۔ حوالدار نے کسی طرح یہ انتظام کرلیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی قادیان سے میرے نام بھیج دی جائے۔

میرے روحانی حواس ان دنوں کافی حد تک کند تھے اور اس وجہ سے کتاب کے مندرجات کو سمجھنا میرے لئے کافی مشکل رہا۔ تاہم کتاب کے کچھ حصوں نے مجھے انسپائر کیا اور میری نفسی امنگوں میں اٹھان پیدا کر دی۔ اس کے بعد میں آفیسرز میس میں ارادتاً اس کو پڑھنے کی میز پر رہنے دیا لیکن میرے خیال میں کسی نے زیادہ توجہ نہ دی۔ یہ آج سے 35 سال پہلے کی بات ہے جس دوران میں اس کا مطالعہ تیس سے چالیس مرتبہ کر چکا ہوں۔ کرکٹ کے اچھے بیٹسمین کی طرح مجھے قوی امید ہے کہ جلد ہی 50 کا سکور بھی جلد ہی کر لوں گا۔

میری دو ہفتے کی چھٹی آ رہی تھی اور میں ابھی تک فیصلہ نہیں کر سکا تھا کہ کہاں جاؤں۔ حوالدار عبدالرحمٰن دہلوی نے مشورہ دیا کہ میں اس کے ایک دوست کے پاس قادیان جاؤں اور اس کے یہاں قیام کروں۔ قادیان میرے لئے نا معلوم جگہ تھی اور وہاں جانے کیلئے اندازاً ایک ہزار میل کا لمبا سفر درکار تھا۔ کچھ روز کے بعد میں نے اس سے کہا کہ میں نے نہ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے چہرہ پر سخت مایوسی کے ایسے آثار ہویدا ہوئے کہ اس سے اظہار ہمدردی کے طور پر میں نے فیصلہ بدل لیا اور وعدہ کیا کہ کچھ روز کیلئے جاؤں گا۔

امفال Imphal کسی ریلوے لنک جو جنگل میں آرمی بیس جس کا نام منی پور تھا سے اسی میل دور واقع تھا۔ دونوں مقامات سانپ جیسی بل کھاتی سڑک سے ملتے تھے جہاں جنگلات سے مامور پہاڑیاں تھیں۔ یہ میرے سفر کا پہلا سٹیج تھا۔ قادیان جانے کیلئے مجھے ایک ہفتہ لگ گیا جس کا بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ یہ سنسان الگ تھلگ شہر تھا۔ ریلوے سٹیشن پر مجھے وصول کرنے کیلئے کوئی آیا نہیں ہوا تھا کیونکہ کسی کو میری آمد کا وقت معلوم نہیں تھا۔ میں نے ٹانگہ کرایہ پر لیا اور اس کو ہدایت کی کہ مجھے مفتی محمد صادق صاحب کے گھر لے جائے کیونکہ یہ وہ نام تھا جو مجھے دیا گیا تھا جہاں میں نے قیام کرنا تھا۔ ہم اونچی نیچی سڑک پر تنگ گلیوں سے گزرتے رہے تا آنکہ ڈرائیور ایک دروازے کے سامنے رکا جہاں کچھ سیڑھیاں ایک اور دروازے تک جاتی تھیں جہاں چھت پر آنگن تھا۔ میں نے اوپر والے دروازے پر دستک دی۔ گھر کے اندر زنجیر سے آواز پیدا ہوئی اور ایک سفید ریش عمر رسیدہ جو کمر تک ننگا تھا جس کی وجہ شدید گرم موسم تھا، اس نے دروازہ کھولا۔ آپ مفتی صادق صاحب تھے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ ششدر رہ گئے۔ میں نے اپنا تعارف کرایا تو مفتی صاحب نے ٹانگے والے کو ہدایت کی کہ مجھے گیسٹ ہاؤس لے جائے جہاں میری رہائش کم فرنیچر والے سفید پینٹ شدہ کمرے میں مقرر ہوئی۔ کچھ ہی دیر بعد مفتی صادق صاحب مجھے ملنے کیلئے چلے آئے۔

اس بار وہ کھلے گھیرے والے کشادہ پیراہن میں ملبوس اور سر پر شاندار دلکش ٹوپی سے مزین تھے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے (رفیق) اور امریکہ میں سب سے پہلے احمدیہ مربی تھے۔

اگلے روز مفتی صادق صاحب نے مجھے قادیان کی سیر کروائی اور دلچسپی کے مختلف مقامات دکھائے۔ مجھے یاد ہے اس موقعہ پر میں نے ان سے استفسار کیا تھا کہ سگریٹ نوشی کے بارے میں جماعت کا نقطہ نظر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا اگرچہ اس چیز پر خصوصی ممانعت نہیں ہے لیکن اس کو سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔

میری دو روز کی وزٹ کی خاص بات حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب، امام جماعت احمدیہ سے ملاقات تھی۔ یہ ایک یادگار موقعہ تھا اگرچہ اس وقت میں ان کے اعلیٰ روحانی مقام کا صحیح طور پر اندازہ نہیں کر سکا تھا۔ آپ اپنے گھر کے برآمدہ میں کرسی پر تشریف فرما تھے۔ ہماری گفتگو کی تمام تفصیلات تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھے خوب یاد ہے میں نے اپنی اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ نیک زندگی گزارنے کیلئے بائیبل کی Ten Commandment پر عمل کرنا ہی کافی ہے۔ انہوں نے جواب دیا تھا جو کچھ اس طرح تھا کہ یہ مقدس احکامات صرف عمومی اصول تھے جن کی وضاحت ضروری تھی جیسے کہ یہ خدائی حکم Thou shall not kill۔

سب سے زیادہ میں جس چیز سے متاثر ہوا وہ ان کا نورانی چہرہ تھا جو روحانی روشنی سے چمک دمک رہا تھا جو کسی دوسری دنیا کی کھڑکی میں سے ان پر نور برسا رہی تھیں۔ یہ فلکی روشنی چنگاریاں چھوڑ رہی تھی اور جب آپ گفتگو فرماتے تو دل موہ لینے والی مسکراہٹ ان کے چہرہ کو جاندار بنا دیتی۔ آپ سکون و اطمینان کا فعال مجسمہ تھے جس میں طبعی، عقلی اور روحانی مقناطیسیت پھوٹ رہی تھی جو ان کے قریب موجود لوگوں کو مسحور کر لیتی تھی۔ مجھے احساس ہوا کہ میں کسی عام انسان کی معیت میں نہیں تھا۔

عام طور پر میں قادیان میں ہر شخص سے متاثر ہوا جس کو وہاں ملا۔ اس چیز نے مجھے دین حق کی طرف سب سے زیادہ راغب کیا بجائے کسی اور چیز کے۔ (دین) کے متعلق میرا علم اس وقت بہت کم تھا لیکن میں نے خود کو دلیل دی کہ اگر یہ لوگ اس عقیدہ کے پھل ہیں تو پھر لازماً یہ ضرور کوئی چیز پیش کرتا ہوگا۔ میں صداقت کی تلاش میں تھا بعد میں مجھے احساس ہوا کہ مَیں نے اس کو قادیان میں پا لیا تھا۔

قادیان سے الوداع ہونے کے بعد اس شام میری زندگی میں قابل ذکر واقعہ رونما ہوا۔ میں امرتسر جو قادیان سے 30 میل دور شہر ہے اس کے ریلوے سٹیشن پر منتظر تھا۔ اگلی گاڑی کا کونیکشن ملنے کے انتظار میں ریفریشمنٹ روم میں دوسرے برطانوی آفیسرز کے ساتھ شامل ہو گیا۔ یک لخت مجھ پر کراہت و نفرت کی کیفیت طاری ہو گئی۔ **یہاں کا ماحول قادیان کے روحانی ماحول کی نسبت مکروہ تھا۔ وہیں بیٹھے بیٹھے میں نے عزم کیا کہ ہمیشہ کیلئے شراب نوشی ترک کرتا ہوں۔** واپس برما پہنچ کر جب میں اپنے یونٹ میں دوبارہ شامل ہوا تو پہلا کام یہ کیا کہ میرے پاس جتنی الکحل کی بوتلیں تھیں وہ ضائع کر دیں۔

ہماری فوج اب دشمن پر وار کر رہی تھی اور ہم برما کے اندر دور دور تک پہنچ رہے تھے۔ جاپانی فوج پسپا ہو رہی تھی اور ہم چھوٹے شہر میں پہنچ گئے جس کا نام مائیک ٹیلا Meiktilla تھا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں میں نے احمدیت کو قبول کرنے کا فیصلہ کیا تھا (مارچ 1945ء) میں نے بیعت فارم پر کیا اور قادیان روانہ کر دیا۔ یہ بلاشبہ سب سے اہم اور بڑا فیصلہ تھا جو میں نے زندگی میں کبھی کیا تھا۔

مبارک اثمار

پینتیس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو رہا ہے کہ میں نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اس دوران سودمندانہ رنگ میں مذہب کے میٹھے ثمرات سے میری تربیت مختلف النوع رنگوں میں ہوئی ہے۔

شراب نوشی اور جوئے بازی

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ان دو برائیوں کے چنگل میں پھنسا ہوا تھا۔ حتیٰ کہ میری قادیان کی تاریخی وزٹ کے دوران بھی میرے سامان میں وہسکی اور رم rum کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ خوش قسمتی سے کوئی بالائی قوت یا میری اپنی بہتر قوت فیصلہ نے مجھے شراب نوشی سے مجتنب رکھا جب میں قادیان میں تھا اگرچہ اس وقت میں مے نوشی کو برا نہیں سمجھتا تھا۔ میں جوئے بازی گھوڑوں، شکاری کتوں، کارڈ گیمز پر کیا کرتا تھا۔ ایک بار جب میں امفال میں متعین تھا تو دیگر افسران کے ساتھ کارڈ گیمز پر جوا کھیلتے ہوئے میں نے پورے مہینے کی تنخواہ گنوا دی تھی۔ یہ وہ دو شیطانی برائیاں ہیں جن سے (دین) نے مجھے سب سے پہلے نجات دلائی تھی۔

انفاق فی سبیل اللہ

احمدیت قبول کرنے سے قبل میں کسی قسم کا چندہ یا خدا کی راہ میں خیرات نہیں دیا کرتا تھا۔ (دین) نے مجھے خدا کی راہ میں دینے کی فلاسفی سے آگاہ کیا۔ انسان جس چیز کو محبوب جانتا اس کو خدا کی خاطر قربان کر دینا خدا کی رضا کا موجب بنتا نیز اس سے کثیر ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ میں نے اپنی تنخواہ کا 1/16 چندہ دینا شروع کر دیا اور بعد میں اس کو بڑھا کر 1/10 کر دیا۔ آخرکار 1967ء میں 1/3 دینا شروع کر دیا جو میں اس وقت سے ادا کرتا آ رہا ہوں۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میری (واقف زندگی) کی تنخواہ معمولی ہے میری زندگی ہر لحاظ سے مطمئن و مسرور ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ میں چندہ تحریک جدید اور انصار و دیگر چندہ جات جیسے جوبلی چندہ تواتر سے ادا کرتا ہوں۔

(دین) کی تعلیم یہی ہے کہ خفیہ رنگ میں صدقہ و خیرات دیا جائے مگر بعض مواقع پر کھلے عام دینا بھی احسن ہے۔ یہ بات بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مجھ سے سوال کیا جاتا ہے کہ احمدیت قبول کرنے سے مجھے کیا فائدے ہوئے ہیں اس لئے میں نے اوپر کے حقائق کا ذکر کرنا مناسب سمجھا تا لوگ جان سکیں کہ میں کس حد تک جماعت احمدیہ سے منسلک ہوں۔ میں نے یہ سیکھا بلکہ تجربہ کیا ہے کہ محض دولت انسان کو دنیا میں سکون و راحت میسر نہیں کر سکتی۔ سکون قلب اللہ کے ہاتھ میں ہے نہ کہ دولت و ثروت یا مادی چیزوں میں۔ میں احمدیت کا شکرگزار ہوں جس کے ذریعہ اللہ کی فیوض و برکات جاری ہوتیں۔ میں آج اس بات کا صدق دل سے اعادہ کرتا ہوں کہ مجھے اس حد تک سکون قلب میسر ہے جس کا میں سپنوں میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

نماز

احمدیت نے میری زندگی میں روزانہ نماز کو متعارف کیا جو میرے لئے برکات اور دلی راحت کا موجب بنی ہے۔ یہ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی صداقت کا ثبوت ہے: الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب (13:29)۔ میں نماز کے معاملے میں ابھی تک طفل مکتب ہوں۔ نماز معمول کی انسانی عادت سے زیادہ کچھ ہے۔ میں اس موضوع پر حضرت مسیح موعود کی تحریروں اور گفتگوؤں (ملفوظات) سے متمتع ہوا ہوں جو میرے لئے انسپریشن کا ذریعہ بنے ہیں۔

بعض اوقات میرے لئے یہ اچنبھے کی بات ہے کہ کیونکر کوئی ...... جو خود کو اخلاص قلب سے (دین) سے وابستہ سمجھتا ہے ارادتاً مقررہ نمازیں جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ادا نہیں کرتا۔ ایک بار جب میں قبول (احمدیت) کے بعد قادیان میں تھا بیت مبارک کے باہر ایک بورڈ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا فرمان لکھا دیکھا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ دس سال کے عرصہ میں اگر کسی نے جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑی ہے تو وہ خود کو مخلص احمدی نہیں سمجھ سکتا۔

خوابیں

ہر شخص خواب دیکھتا ہے۔ یہ ہمارے جسم کا

نارمل فنکشن ہے۔ ازل سے خدا نے خود کو خوابوں کے ذریعہ منکشف کیا ہے۔ قرآن مجید اور دیگر الہامی کتابیں ایسے لوگوں کے واقعات سے معمور ہیں جن کو خدا نے خوابوں کے ذریعہ علم، پیغامات، اور آنے والے واقعات کا علم دیا تھا۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل مجھے کسی خواب کی تفصیل تو یاد نہیں۔ آغوش احمدیت میں آنے کے بعد میں نے متعدد خوابیں دیکھی ہیں جن کو فراموش نہیں کر سکا۔ ان تمام سالوں کے دوران یہ خوابیں میرے لئے اتنی واضح اور تازہ رہی ہیں جس وقت میں نے ان کو دیکھا تھا۔ میں ان میں سے تین خوابوں کا ذکر کروں گا جو میرے لئے خاص روحانی اہمیت کی حامل ہیں۔

میں احمدیت کی آغوش میں 1945ء میں آیا تھا۔ قریب اسی زمانے میں خواب میں دیکھا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بیت مبارک میں ملاقات کر رہا ہوں۔ انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کامیاب زندگی گزارنے کیلئے تم پر لازم ہے کہ دکھ اور آلام تمہیں متاثر نہیں کریں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا جس میں وہ چھڑی پکڑتے تھے اور تاکید کی: اور اس بات میں ہرگز کوئی شک نہیں ہے۔

1958ء میں عاجز قادیان مختصر وزٹ کیلئے گیا تھا۔ گیسٹ ہاؤس میں نیند کے دوران خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھے گاڑھی بالائی کی تھالی لا کر دی ہے۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہ ڈش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کیلئے تیار کی گئی تھی لیکن کسی وجہ سے یہ مجھے دی جا رہی ہے۔

ویسٹ انڈیز (بہاماز، بار بے ڈوز، گی آنا، جمیکا، ہونڈوراز) میں راقم الحروف چودہ سال 1952/66ء (مربی) کے طور پر کام کرتا رہا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کوئی مشروب کسی برتن میں بنا رہے ہیں جو انہوں نے دونوں ہاتھوں سے میرے ہونٹوں کو لگایا ہوا ہے۔ گلاس کے اندر دیکھا تو اس میں دودھ اور اس میں بھگوئی ہوئی روٹی تھی۔

جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے ان خوابوں کی اہمیت کا خوب اندازہ ہے تاہم میں ان کی تعبیر پیش نہیں کروں گا۔

زندگی کی امنگیں

احمدیت قبول کرنے سے قبل میری زندگی کا کوئی مطمح نظر یا کوئی دلی تمنائیں نہیں تھیں۔ مستقبل کیلئے کوئی مقاصد نہیں تھے۔ جبری بھرتی کی وجہ سے جنگ کے دوران میں فوجی رہا تھا۔ زندگی میں ادھر ادھر بھٹک رہا تھا جیسے ایک ڈوبی ہوئی کشتی کھلے سمندر میں ہو۔ اس کے باوجود جب میں بہت چھوٹی عمر کا تھا تو ایک رات شدید خواہش کی گرفت میں آ گیا جب میں بستر پر دراز تھا۔ میں ایک غیر معمولی انسان بن کر غیر معمولی کام کرنا چاہتا تھا۔ زندگی کو میں ایسے نہیں گزارنا چاہتا تھا جیسے ہجوم میں ایک فرد ہو۔ میں کسی نہ کسی طور سے فقید المثال انسان بننے کا متمنی تھا۔ میرے خیال میں میری عمر اس وقت دس سال سے زیادہ نہ تھی۔ اس کے بعد یہ واقعہ کبھی ذہن میں اجاگر نہ ہوا، اور نہ ہی اس کے بارے میں کبھی سوچا۔ یہ شاید Flash of Moment تھا جو کبھی دوبارہ وارد نہ ہوا لیکن اس نے ضرور میرے تحت الشعور میں جڑ بنا لی تھی جس کی وجہ سے یہ بعد میں دوبارہ ظہور میں آیا۔ ایسے لگتا ہے کہ اس کے دوبارہ نمودار ہونے کی وجہ میرا قبول احمدیت تھا جیسا کہ درج ذیل واقعات سے یہ بات واضح ہوگی۔

دوسری جنگ عظیم کے 1945ء میں ختم ہونے پر میں برطانیہ لوٹ آیا اور آتے ہی فوج سے فارغ ہو گیا تھا۔ میں برسٹل اپنے بھائی کے پاس گیا اور کچھ روز وہاں رہائش پذیر رہا۔ (بیت) فضل لندن کی تلاش میں لندن گیا جہاں میں نے امام مولانا جلال الدین شمس سے ملاقات کی۔ اپنی اس خواہش کا اظہار ان سے کیا کہ میں مشن کیلئے کام کرنا چاہتا ہوں نیز (دین) کی خدمت کیلئے اپنی زندگی بھی وقف کرنے کا خواہش مند ہوں۔ یہ واقعہ مولانا شمس نے یوں بیان کیا ہے:

''فوج سے فراغت کے بعد جب برطانیہ واپس آئے تو صرف دو روز اپنے رشتہ داروں کے یہاں برسٹل میں رہے اور تیسرے روز لندن (بیت) پہنچ گئے۔ میرے ساتھ گفتگو کے دوران انہوں نے (بیت) میں رہائش کی خواہش اور (مربی) بننے کا مجھ سے ذکر کیا۔ میں نے ان کو (مربی) کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا نیز دعوت الی اللہ کے کام کیلئے کس قسم کی کوالیفیکشن کی ضرورت ہے۔ آخر کار میں نے ان سے وعدہ کیا کہ ان کی درخواست پر ہمدردی کے ساتھ غور کروں گا اور جلد ہی اس معاملے میں ان کو تحریری اطلاع دوں گا۔ وہ اس بات پر کچھ خفا تھے کہ میں نے ان کی پیشکش کو فوراً قبول کیوں نہیں کر لیا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے خدمت (دین) کیلئے دیگر واقفین زندگی کی طرح بلا مشروط زندگی وقف کر دی۔ میں نے ان کی درخواست حضرت (مصلح موعود) کی خدمت میں روانہ کر دی اپنی رائے کے ساتھ کہ وہ مفید داعی الی اللہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ وہ ہمارے ساتھ قیام کریں اور (دین) کا مطالعہ شروع کر دیں۔ حضرت (مصلح موعود) نے ان کی درخواست کو کمال مہربانی سے قبول فرما لیا اور مسٹر آرچرڈ نے دیگر مشنریز کے ہمراہ کام شروع کر دیا۔''

(ریویو آف ریلیجنز جون 1947ء)

اللہ تعالیٰ پر اسرار طریقوں سے کام کرتا ہے۔ یہ اللہ کی منشاء تھی کہ یہ حقیر بندہ سب سے پہلا یورپین نژاد احمدی مربی بن جائے۔ یہ اللہ کا خاص فضل و کرم تھا جس سے اس نے مجھے ہمکنار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے درج ذیل نصائح فرمائی تھیں:

''اس وقت آپ کے ملک کے لوگ آپ کو نہیں جانتے چہ جائیکہ دنیا آپ کو جانے کہ آپ کون ہیں۔ مگر وہ وقت نزدیک ہے جب روئے زمین پر خدا کے نام کا بول بالا ہوگا اور دنیا میں یہاں وہاں ہر جگہ احمدیت کا چرچا ہوگا۔ پھر ایک وقت آئے گا جب آپ کے وطن کے لوگ تاریخ کے صفحات میں پڑھیں گے کہ احمدیت کے آغاز کے زمانہ میں ایک انگریز بھی تھا جس نے احمدیت قبول کی تھی۔ جب وہ جانیں گے کہ ایک شخص بشیر احمد آرچرڈ نامی تھا جس نے احمدیت قبول کی تھی تو پھر وہ مطمئن ہو جائیں گے کہ انگریز قوم نے اپنا حق پورے طور پر ادا کیا۔ اس وقت آپ ایک نامعلوم انسان ہیں آپ کا ذکر کسی نے نہیں سنا مگر وہ وقت آتا ہے جب قومیں آپ کے بارہ میں ذکر کر کے فخر محسوس کریں گی اور آپ کی تعریف کے گن گائیں گی اس لئے جو کچھ آپ کہیں اور جو کچھ آپ کریں اس میں بہت احتیاط سے کام لیں۔ یہ مت سوچیں کہ آپ کی حرکات و افعال ذاتی ہیں۔ نہیں وہ تو پوری انگریز قوم کا پرتو ہیں۔ بعد میں آنے والی نسلیں آپ کی حرکات پر نقش بند ہوں گی اور آپ کے معمولی افعال پر وہ ممکن حد تک عمل کریں گے......اگر آپ کی حرکات اور اعمال (دین) کے مطابق ہوئے یعنی وہ نیک اور اعلیٰ و بلند ہوئے تو وہ یقیناً آپ کی قوم کے اخلاقی کردار کو بڑھانے میں ممد ہوں گے۔ اور اگر وہ (دین) سے موافقت نہ رکھتے ہوئے تو آپ کی قوم اس کے نتیجہ میں خسارے میں ہوگی۔ اس لئے آنے والی نسلوں کے لئے اچھا نمونہ چھوڑیں ورنہ خدا آپ کی جگہ ایک اور انسان کو اس مقصد کی تکمیل کے لئے پیدا کر دے گا۔ جب احمدیت پوری دنیا میں پھیل جائے گی اور یقیناً پھیل جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترقی کو روک نہیں سکے گی تو پھر لوگوں کے دلوں میں آپ کی تعظیم و تکریم ہوگی اس سے زیادہ جتنی کہ لوگ کسی جلیل القدر وزیر اعظم کی کرتے ہیں''۔

(ریویو آف ریلیجنز جون 1947ء)

زندگی کے اس مختصر جائزہ کو اللہ تعالیٰ کے شکر اور اس کی نعمتوں اور فضلوں کے شمار پر ختم کرتا ہوں اور اس دعا پر کہ الحمد للہ رب العالمین۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

zakaria.virk@gmail.com

نوٹ:

آرچرڈ صاحب (2002ء-1920ء) کی قادیان میں آمد، مولانا جلال الدین شمس کا استقبالیہ خطاب، آرچرڈ صاحب کا جواب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا انگریزی میں خطاب، اس کی مکمل تفصیل کتاب **گلدستہ خیال** صفحات 154-150 پر دیکھی جا سکتی ہے۔ گلدستہ خیال انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہے۔

http://www.alislam.org/ rdu/
pdf /Guldastae-Khayal.pdf

نعت

میری ورد زباں ہے یہی اک کلام
اس پہ لاکھوں درود اور کروڑوں سلام

سب سے افضل تریں ہے اُسی کا مقام
مالا جپتا ہوں ان کی بصد احترام

سہہ کے جور و ستم، گالیاں سن کے بھی
وہ پلاتا رہا سب کو اُلفت کے جام

اُس نے روشن کئے سب ہیں کون و مکاں
وہ ہے نورِ مجسم، وہ خیرالانام

وہ ہے ختم رُسل، رحمت کل جہاں
اس پہ بھیجو درود، اس پہ لکھو سلام

اس کی قسمت میں لکھی ہے فتح مبیں
کفر و باطل کو اس نے کیا زیرِ دام

ریگزاروں کو اس نے کیا گل فشاں
ابرِ رحمت بنا میرے آقا کا نام

اک نظر کا ہے طالب یہ ابن کریم
میرے مرشد کرم! میرے آقا سلام

ابن کریم

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 جنوری 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل احباب کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم ابوبکر عثمان صاحب

مکرم ابوبکر عثمان صاحب ابن مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب آف کینیا مورخہ 18 جنوری 2014ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے والد مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب آف کینیا میمن فیملی کے پہلے شخص تھے جنہوں نے افریقہ میں احمدیت قبول کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں سیٹھ کا خطاب دیا۔ ان کی فیملی ایسٹ افریقہ میں جماعت کے لئے قربانی کرنے والوں میں صف اول میں شمار ہوتی تھی۔ آپ 1967ء میں یو کے شفٹ ہو گئے اور برٹش ریل میں ریٹائرمنٹ تک بطور انجینئر کام کرتے رہے۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے، تین بیٹیاں، بارہ پوتے پوتیاں اور 7 پڑ پوتے اور پڑپوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر و افسر جلسہ سالانہ (یوکے) کے ماموں اور مکرم نعمان راجہ صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم یوکے کے نانا تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ حلیمہ نصیر صاحبہ

مکرمہ حلیمہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ مورخہ 30 دسمبر 2013ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے مشکلات کے باوجود تمام عرصہ نہایت بشاشت سے گزارا۔ اپنے شوہر کے ہمراہ انڈونیشیا، یوگنڈا، بنگلہ دیش اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں خدمت دین کی توفیق پائی۔ اکثر دوروں میں جماعت کے کاموں میں ان کی معاونت کرتی رہیں۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی نئے سال کا اعلان ہوتے ہی خوش دلی سے کر دیتی تھیں۔ اپنا زیور بھی مختلف تحریکات میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ نہایت سادہ اور حلیم طبع تھیں۔ خلافت سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں واقف زندگی شوہر کے علاوہ 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ شمس النساء قریشی صاحبہ

مکرمہ شمس النساء قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم قریشی صاحب شہید مربی سلسلہ گیانا و ٹرینیڈاڈ مورخہ 3 جنوری 2014ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم قریشی محمد اکمل صاحب کی بیٹی اور حضرت حافظ محمد حسین قریشی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ مرحومہ بیشمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ اپنے شوہر مرحوم کی 1985ء میں شہادت کے بعد طویل عرصہ نہایت صبر و شکر اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے گزارا۔ نماز روزوں کی پابند، قرآن کریم سے گہری محبت اور ہر معاملہ میں قرآن کریم کی ہدایات اور احکامات پر چلنے کی پوری کوشش کرنے والی، سچ پر قائم رہنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا حتیٰ کہ اپنی آخری بیماری میں بھی جبکہ ہسپتال میں داخل تھیں اپنے وارڈ کے مریضوں کو دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری محبت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم مرحوم درویش قادیان مورخہ 10 جنوری 2014ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، سادہ، منکسر المزاج، غریب پرور، رحمدل، صاف باطن، ہمدرد، صابرہ اور شاکرہ بڑی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ اپنی سب اولاد کو وقف کیا جو مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔

مکرم رشید احمد کلو صاحب

مکرم رشید احمد کلو صاحب ابن مکرم حسن محمد کلو صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 3/ اکتوبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے پاکستان نیوی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی وقف کرنے کی سعادت پائی اور پھر 22 سال تک جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ میں بطور ہیڈ کلرک خدمت بجالاتے رہے۔ اسی طرح محلہ دارالفتوح غربی میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے والے، جماعتی کتب و رسائل کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم افتخار احمد خان صاحب

مکرم افتخار احمد خان صاحب معلم سلسلہ ضلع شولا پور صوبہ مہاراشٹر مورخہ 2 دسمبر 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد 32 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم چند ماہ سے گردوں کی خرابی کے باعث زیر علاج تھے اور ڈائیلسز پر تھے۔ آپ بہت محنت اور اخلاص سے خدمت سرانجام دینے والے اور ایک اطاعت گزار معلم تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ خالدہ نصرت صاحبہ

مکرمہ خالدہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منظور احمد صاحب ربوہ مورخہ 30 نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ نہایت مہمان نواز، ملنسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 15 سال کا عرصہ بیماری نہایت صبر سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم بشیر احمد چیمہ صاحب

مکرم بشیر احمد چیمہ صاحب چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 25 نومبر 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ 1971ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، ملنسار، مہمان نواز، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے اور وفات سے قبل اپنا حصہ جائیداد ادا کر چکے تھے۔ گزشتہ 20 سال سے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

مکرمہ امۃ الحفیظ بشریٰ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ حمید احمد صاحب ایم اے، سبی بلوچستان حال کینیڈا مورخہ 7 نومبر 2013ء کو 64 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ آپ حضرت حکیم دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ سبی کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نمازوں کی پابند، صلہ رحمی کرنے والی، نہایت مہمان نواز، سادہ مزاج، صلح جو طبیعت کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ ان کا دینی علم بڑھانے اور خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا اپنے بچوں کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ ان کا دینی علم بڑھانے اور خلافت کے ساتھ ان کا مضبوط تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ اپنے شوہر کے پہلے بیٹوں کو بھی حقیقی ماں جیسا پیار دیا۔ مرحومہ نے طالب علمی کے زمانہ میں 16 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ مسعود احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ (جونیئر سیکشن) میں استاد کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب

مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم مسعود احمد صاحب کھیوڑہ ضلع جہلم مورخہ 15 نومبر 2013ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت کم گو، شفیق اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ نمازوں کے پابند اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اپنی وفات کے وقت صدر جماعت کھیوڑہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ 1996ء سے صدر لجنہ کھیوڑہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

12 فروری 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آسٹریلین سروس
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
3:00 am	آسٹریلین سروس
3:45 am	سوال و جواب
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی ملاقات
7:00 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
7:45 am	کوئیز۔ جنرل نالج
8:30 am	آسٹریلین سروس
9:10 am	آداب زندگی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	دینی و فقہی مسائل
9:00 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2011ء

13 فروری 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	قرآنک آرکیالوجی
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	حضور انور کا کوبلنز ملٹری ہیڈ کوارٹر جرمنی میں خطاب
1:20 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:25 pm	پشتو مذاکرہ
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 2014ء
8:15 pm	ہجرت
8:45 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:25 pm	حضور انور کا کوبلنز ملٹری ہیڈ کوارٹر جرمنی سے خطاب

ربوہ میں طلوع و غروب یکم فروری

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:45

زوجام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ
0300-8135217,0333-6706639
0333-8217034

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ایک ماہ میں جرمن بول چال سیکھئے!
جو افراد جرمن زبان سیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں ابتدائی زبان سکھلائی جائے گی۔ جرمن زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے اور گرائمر میں بنیادی مہارت پیدا ہوسکتی ہے۔
ملک منصور احمد عمر (سابق امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی)
کوارٹر نمبر 13 صدر انجمن احمدیہ ربوہ
موبائل: 0332-7078828

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

Study in Poland !
(Shengen State)
EXPERIENCE EUROPE IN POLAND – INVEST IN YOUR FUTURE
Final call for Admission for March & Sep. 2014!
Meet Ms Anna Śniegulska (Int. Officer from University of Euroregional Economy In Warsw Jozefow) - Poland for Admission & Guidance
Bachelor & Master Degrees in Business, HRM, Project Management, Hotel and Tourism Management
• Affordable Fee For European Degree from 2500 €
• IELTS not required
WWW.EN.WSGE.EDU.PL
• Admission Eligibility: maximum 3 years education Gap
3rd Feb. Monday -11:30am to 7:30pm at PC Hotel Board Room "F" - Lahore.
EC Education Concern
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511

باٹا گرینڈ سیل میلہ
Bata
by choice
باٹا شوروم حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

"ربوہ کا پہلا مکمل کولیکشن سنٹر"
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
سہولت آپ کی دہلیز پر
100% معیاری رزلٹ
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
لیڈیز کیلئے لیڈیز سٹاف
وقت ہمارا بچت آپ کی
اب اہلیان ربوہ کو خون، پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی کے ہر قسم کے ٹیسٹ اور PCR مثلاً HCV BY PCR QUALITATIVE , HCV BY PCR QUANTITATIVE
HBC DNA BY PCR QUANTITATIV, HBV DNA BY PCR QUALITATIVE, HCV BY PCR GENOTYPING آپریشن سے نکلنے والی غدود، پتہ، رسولی وغیرہ کے BIOPSY ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں یہاں سے ہی آن لائن رپورٹ حاصل کریں۔ اپنا قیمتی وقت اور اضافی خرچ بچائیں۔
روٹین کے ٹیسٹ: نیز ہڈیوں سے متعلقہ تمام ٹیسٹ جوڑوں، گھٹنوں، گینٹھیاں وغیرہ
CA-125 کینسر کی ابتدائی تشخیص | IGE الرجی کی ابتدائی تشخیص | VIT-D LEVEL ہڈیوں میں VIT-D کی کمی | T3,T4,TSH(TFT) اعصابی تناؤ تھکاوٹ کاہلی سستی | HBA1C تین ماہ کا شوگر ریکارڈ | HBS AG ہیپاٹائٹس B | ANTI HCV ہیپاٹائٹس C | BY ELISA روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کئے جاتے ہیں
گائنی سے متعلقہ ٹیسٹ: ہارمونز لیول ESTRADIOL PROLECTHN LH FSH روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کئے جاتے ہیں
☆ بیرون شہر سے آنے والے تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ اور لاہور، فیصل آباد، سرگودھا کے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ پرفارم کئے جاتے ہیں۔ ☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 50% تک کم
☆ جو مریض کولیکشن سنٹر تشریف نہ لاسکتے ہوں اُنکے لئے گھر سے سیمپل بلا معاوضہ کولیکٹ کرنے کی سہولت۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% خصوصی رعائیت۔ مستحق مریضوں کیلئے 5% خصوصی رعائیت۔
☆ ایمبیسی میں ویزہ اپلائی کرنے والے احباب و خواتین ریکوائرمنٹ کے مطابق تمام ٹیسٹوں سے مستفید ہوسکتے ہیں۔
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ